السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

'کان' کا لفظ کی کسی کام کی ہمیشگی کے لیے استعمال ہوتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

'کان' جب فعل مضارع پر داخل ہو تو ماضی استمراری کا معنی دیتا ہے ۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ :

«ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یرفع یدیہ حذو منکبیہ إذا فتح الصلاۃ وإذا کبر لرکوع وإذا رفع راسہ من الرکوع رفعھما کذلک» (صحیح بخاری)

''بے شک رسول اللہ ﷺ جب بھی نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں مونڈھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے تب بھی (ہاتھ اٹھاتے) اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے ۔''

امام زیلعی حنفی نصب الرایہ میں لکھتے ہیں :

« عن علی أن النبی کان یتوضا ثلاثا ثلاثا إلا المسح فانہ مرۃ مرۃ وہذا أصرح فی المقصود لأصحابنا فانہ بلفظ کان، المقتضیۃ للدوام»

علیؓ سے روایت ہے کہ بے شک نبیؐ وضو میں اعضاء کو تین تین دفعہ دھوتے مگر مسح ایک دفعہ کرتے تھے ۔ اور یہ ہمارے اصحاب کے مقصود کو زیادہ واضح کرنے والی دلیل ہے ۔ حدیث میں لفظ 'کان '' ہمیشگی کے لیے ہے ۔ (نصب الرایۃ: 1 31 دار نشر الکتاب الاسلامیہ شارع شیش محل لاہور)

اسی طرح مفتی احمد یار خان نعیمی ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں :

''اس حدیث میں سیر و تفریح کے لیے صرف ذوالحلیفہ تک جانے کا ذکر نہیں ہے بلکہ یہاں حضورؐ کے حجۃ الوداع کا واقعہ بیان ہو رہا ہے کہ سرکار بہ ارادہ حج مدینہ منورہ روانہ ہوئے ۔ ذوالحلیفہ پہنچ کر وقت عصر آگیا تو چونکہ آپ آگے جارہے تھے لہذا یہاں قصر فرمایا ۔ اس لیے یہاں فرمایا گیا صلی الظہر ایک بار یہ واقعہ ہوا کان یصلی نہ فرمایا جس سے معلوم ہوتا کہ آپ ہمیشہ ایسا کیا کرتے تھے ۔'' (جاء الحق : 2 547 نعیمی کتب خانہ غزنی سٹریٹ لاہور)

بلکہ کچھ لوگوں نے صرف مضارع کو ہمیشگی اور بار بار کے معنی دینے میں محمول بھی کیا ہے ۔ جیسا کہ ڈاکٹر خلیل ابراہیم کی کتاب کا اُردو ترجمہ امتیازات مصطفیٰ کے نام سے مفتی محمد خان قادری صاحب نے کیا ہے ۔ اس میں نقل ہے :

اِنَّ للّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّونَ عَلَی لنَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا لَّذِینَ ءَامَنُوا صَلُّوا عَلَیہِ وَسَلِّمُوا تَسلِیمًا --الاحزاب56

اس آیت مبارکہ میں یصلون، فعل مضارع کا صیغہ ہے جو کسی چیز کے بار بار اور مسلسل کرنے کا تقاضا کرتا ہے ۔ (امتیازات مصطفیٰ : ص 75 حجاز پبلی کیشنز لاہور)

تاہم ۔ بعض اوقات کان استمرار کے لیے نہیں بھی آتا اور اس وقت اس کا قرینہ موجود ہوتا ہے جیسے آپؐ کے متعلق ہے :

«کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یصلی وہو حامل امامہ بنت زینب فإذا سجد وضعھا وإذا قام حملھا» (صحیح بخاری :516)

''رسول اللہ ﷺ نماز میں امامہ بنت زینب کو اٹھائے ہوئے تھے جب سجدہ کرتے تو اسے اتار دیتے جب کھڑے ہوتے تو اٹھا لیتے تو اس میں بچی کو اٹھانا ایک اتفاقی واقعہ ہے نا کہ نماز کے احکام کا کوئی معاملہ تو آپؐ نے انہیں اٹھا لیا ۔

مذکورہ بالا دلائل سے معلوم ہوا کہ کان استمرار کے لیے آتا ہے اور بعض اوقات استمرار کے لیے نہیں بھی آتا لیکن وہاں قرینہ سے پتہ چلے گا کہ استمرار کے لیے ہے یا نہیں ۔

فتاویٰ ارکان اسلام

نماز کے مسائل